عنایت اللہ گوہاٹی

دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں!

دینی مدارس کا نام ذہن یا زبان پر آتے ہی صفّہ اور اصحاب صفّہ یاد آتے ہیں۔صفّہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں چبوترا۔مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ایک چبوترا تھا جس کا چھت کھجور کے پتیوں سے بنایا گیا تھا۔اس چبوترے میں جہاں مہمان ٹھہرتے تھے وہاں قرآن و حدیث سیکھنے والے فقراء صحابہؓ،جن کا گھر بار نہیں ہوتا تھا،مستقل طور پر رہائش پذیر تھے۔ان کی تعداد کم و بیش رہتی۔کبھی ستّر اور کبھی دوسو سے زیادہ۔سلمان فارسیؓ،ابوذرغفاریؓ،ابو ہریرہؓ،ابوسعید خدریؓ،زید بن خطابؓ،حباب ابن ارتؓ اور حضرت بلالؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ صفّہ والوں میں سے تھے۔یہ پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے،ان سے سیکھنے والے۔یہ لوگ انتہائی مفلس الحال تھے۔لیکن ان کی شان مبارکہ کہ ان کی تعریف قرآن پاک میں کی گئی ہے۔قتادہؓ کا بیان ہے کہ اَلَّذِینَ یَدْعُونَ رَبَّھُم ......سے اصحاب صفّہ مراد ہیں جن کی تعداد سات سوتھی۔

ان کی مفلسی کا حال یہ تھا کہ سیّدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ستّر اصحاب صفّہ کو دیکھا جن میں کسی ایک کے بدن پر بھی چادر نہ تھی۔یہ سب نادار تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں رہائش پذیر۔نہ کسی کی کھیتی تھی نہ دودھ کے جانور نہ کوئی تجارت۔نمازیں پڑھتے تھے۔ایک وقت کی نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں رہتے تھے۔آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے بارے میں فرمایا تھا کہ تعریف ہے اس ذاتِ پاک کی جس نے میری امّت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کی معیت میں مجھے جمے رہنے کا حکم دیا گیا ہے''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بے حد خیال رکھتے تھے۔یہاں تک کہ اپنے اہل بیت کی نسبت ان کا حق مقدم سمجھتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک فرماتے تھے۔یہ غیر شادی شدہ تھے۔جوان میں سے شادی کرتے تھے وہ اس زمرے سے نکل جاتے تھے۔ان میں سے بعض لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور بیچ کر اپنی اور اپنی ساتھیوں کی ضرورت پوری کرتے۔یہ لوگ زیادہ تر مہاجرین مکّہ تھے جو فقر و عنا کی کی زندگی گزارتے تھے۔یہ صحابہ کا ایک گروہ تھا جو محض عبادت الٰہی اور صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا ماحاصل سمجھتے تھے۔حضرت بلال حبشیؓ،حضرت ابو ذر غفاریؓ اور زید بن خطابؓ (حضرت عمر

فاروقؓ کے بھائی) اس گروہ میں سے تھے اور ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے باعث زیادہ تر احادیث انہی سے مروی ہیں۔

اگر سوچا جائے تو آج کے یہ دینی مدارس بھی صفّہ اور اصحابِ صفّہ کا تسلسل ہے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان علماء انبیاء کے وارث ہیں کہ دین انہی علماء کے ذریعے ہمیں پہنچا ہے۔مساجد و مدارس نے ہر دور اور ہر زمانے میں جہاں دین کی خدمت کی ہے وہاں ہر باطل کے خلاف علم جہاد بلند کر کے سینہ سپر ہوئے ہیں۔مدارس کے عظیم کردار پر مفکر اسلام اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ سے بہتر کوئی تبصرہ نہیں کرسکتا۔کیا خوب کہا تھا اقبالؒ نے: اِن مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔غریب مسلمانوں کے بچوں کو انھیں مدارس میں پڑھنے دو۔اگر یہ ملاّ اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔اگر ہندوستان کے مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس (سپین) میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود ہوا۔آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمرا کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلّی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا''۔

دینی مدارس کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور متنوع خدمات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہیں۔دینی مدارس نے ہر حالت، ہر دور، ہر ملک اور دنیا کے ہر خطے میں اسلام،مسلمانوں اور عالم اسلام کی خدمت کی ہے اور سخت سے سخت باطل، جابر اور ظالم کے پرخچے اڑائے ہیں۔ہندوستان کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو 1857 کی جنگِ آزادی میں علماء کرام،طلباء دین،مساجد و مدارس اور ممبر و محراب کا کردار اظہر من الشمس ہیں۔جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد یہی لوگ زیرِ عتاب آئے اور انگریزوں نے ہزاروں علماء کرام اور طلباء کو سرے عام پھانسی چڑھایا اور توپوں کے آگے باندھ کر اڑایا۔لیکن بے پناہ جبر و ظلم کے باوجود مذہبی طبقے کی جذبہ حریت کو پابند سلاسل نہیں کیا جاسکا۔

برصغیر سے انگریزوں کو بھگانے میں دیگر کے علاوہ دارالعلوم دیوبند کا کردار بھی سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔انگریزوں اور سکھوں کے مظالم کا سلسلہ حد سے بڑھنے لگا تو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہید کے تحریک مجاہدین نے انگریزوں اور سکھوں کو ناکوں چنے چبوادیئے تھے۔قیام پاکستان میں بھی علماء اور مجاہدین نے اہم کردار ادا کیا تھا،جیلیں کاٹیں اور شہادتیں نوش فرمائیں۔مولانا شوکت علی،مولانا محمد علی جوہر،مولانا ظفر علی خان اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ قائد اعظمؒ کے شانہ بشانہ رہیں۔پاکستان بنا تو دوسو پچاس تک دینی مدارس مسلمانوں کی خدمت میں مصروف تھے۔پچاس کی دہائی میں فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا تو

دینی مدارس نے نا قابل شکست تحریک ختم نبوت کے ذریعے ان کی سرکوبی کی۔ پرویزیت اور احمدیت کا مقابلہ بھی انہی سرفروشانِ اسلام نے کیا تھا۔

مملکت خدادادِ پاکستان پر بر جب بھی کبھی برا وقت آیا تو یہ لوگ میدان جنگ میں نکلے۔1965 اور 1971 کی لڑائیاں اس بات کی گواہ ہیں۔بھٹو کے خلاف تحریک نظام مصطفیٰ بھی انہیں لوگوں کا شروع کردہ تھا۔اسّی کی دہائی میں ملحد اور جارح سپر پاور روس کو دوٹکڑے کرنے والے یہی بھوکے پیاسے مدارس و محراب والے تھے۔خود ساختہ نائن الیون کے بعد جب امریکیوں نے افغانستان کارخ کیا تو پگڑیوں اور داڑھیوں والے طالبان کی شکل میں میدان جہاد میں کود پڑے اور امریکیوں کو دن میں تارے دکھا دیئے۔ گو ان کو انتہا پسند اور دہشت گردوں کے نام دیکر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی لیکن باطل کو منہ کی کھانی پڑی۔آج بھی جب پاکستان ،اسلام ، عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دنیا کے کسی کونے میں سازش کی جاتی ہے تو یہی مدارس و مساجد کے سر پھرے نوجوان میدان جہاد میں کود پڑتے ہیں اور ایسی ہر سازش کو نیست و نابود کردیتے ہیں۔یوں اگر کہا جائے کہ صفّہ اور اصحابَ صفّہ کے پیروآج کے یہ ہزاروں دینی مدارس اوران سے تعلق رکھنے والے لاکھوں علماء ،مجاہدین اور طلباء دین اسلام، عالم اسلام اور پاکستان کے قلعے ہیں تو بیجا نہ ہوگا۔

عظیم خوشخبری

اطلاعاعرض ہے کہ آئندہ سال دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کے شعبے کی تشکیل نو ہوچکی ہے۔شعبہ تخصص کو فقہ اسلامی کیساتھ ساتھ جدید علوم سے مزین کیا گیا ہے، جس کیلئے ملک کے نامور مفتیان کرام کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔تخصص کے روایتی فنون کے علاوہ مندرجہ ذیل جدید مضامین پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

(۱) المعاییر الشریعة للمؤسسات المالیة (AAOIFI Shariah Standards)

(۲) اسلامی بینکاری و مالیات (Islamic Banking and Finance)

(۳) تکافل (Islamic Insurance)

(۴) Islamic Capital and Money Market

(۵) الفقه المعاملات والقواعد الفقهية (Islamic Law of Contract and Maxims of Islamic Jurisprudence)

(۶) آئین پاکستان و دیگر اہم قوانین (۷) عربی زبان (۸) انگریزی زبان

شرائط داخلہ

(۱) شہادت العالمیہ میں جید جداً درجے کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہو۔

(۲) عصری تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔

(۳) داخلے کے لیے تحریری اور تقریری امتحان میں کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے۔